50687 ـ اسلام سے محبت تو ہے لیکن کلاسیکل موسیقی ترک نہیں کرنا چاہتا!

سوال

میں اللہ تعالی کے وجود پر ایمان رکھنے والا انسان ہوں، اور اللہ تعالی سے جتنا بھی دور ہو جاؤں پھر بھی میں اللہ تعالی کی طرف رجوع کر لیتا ہوں، لیکن میں کلاسیکل موسیقی سنتا ہوں، اور سمجھتا ہوں کہ میری زندگی میں یہ افضل ترین چیز ہے، یہ شہوت میں ہیجان پیدا نہیں کرتی بلکہ میرے لیے اپنے نفس اور غلطیوں کی اصلاح میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہے، اور جب میں یہ بات سنتا ہوں کہ دین اسلام میں ہر قسم کی موسیقی حرام ہے تو میں محسوس کرتا ہوں کہ اسلام بہت ہی پیچھے رہنے والا دین ہے.
نماز روزہ کی پابندی کرنے، اور لوگوں کو دین اسلام کی دعوت دینے کے باوجود پاکیزہ موسیقی سننے والے شخص کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے، ایسی موسیقی جو نہ تو شہوت انگیز ہو، اور نہ ہی اس میں کسی انسان کی آواز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہمیں آپ کی اس دیباچہ اور ابتدائی باتوں کی خوشی ہوئی ہے جس میں آپ نے بتایا ہے کہ آپ اللہ تعالی پر ایمان رکھتے ہیں، اور جتنا بھی اللہ سے دور ہو جائیں پھر بھی آپ اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کی اطاعت کرتے ہیں، اور یہ ان عقلمندوں کی صفت ہے جو اپنے پروردگار کی عظمت و جلال کے سامنے اپنا سرخم تسلیم کرتے ہیں، اور جو اپنی کمزوری کا یقین رکھتے ہیں، اور اپنے پروردگار کے سامنے محتاج ہیں، کیونکہ وہی تبارك و تعالی انہیں سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے، اور ان کی غلطیوں کی اصلاح کرتا ہے.

دوم:

لیکن آپ کے سوال کی کچھ عبارت اور کلمات کی ہمیں بہت تکلیف ہوئی ہے، اس طرح کے عقلمند مومن شخص سے اس طرح کی کلام اور عبارت کا ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ہم یہ بھی پڑھینگے، لیکن جب ہم یہ سوچتے اور غور کرتے ہیں کہ خیر و بھلائی کی راہ سے روکنے والوں کی کثرت ہے، اور گمراہ کرنے والے بھی بہت زیادہ ہیں، اور فساد و شر پھیلانے والوں کی تعداد بھی کم نہیں، تو دیکھتے ہیں کہ اس طرح کے امور متوقع ہیں، لیکن مطمئن اس لیے ہو جاتے ہیں کہ یہ بہت جلد ختم ہو جائینگے اور ان مٹ کر رہ جائینگے.

آپ کی ای میل میں جس چیز نے ہمیں تکلیف دی ہے وہ یہ کہ آپ موسیقی سنتے ہیں، اور آپ کا یہ کہنا ہے کہ: " آپ کی زندگی میں یہ افضل ترین چیز ہے! اور آپ کے لیے اپنے نفس میں سوچنے اور اس کی اصلاح میں ممد و معاون ہوتی ہے! اور آپ نے جو اسلام پر تہمت لگائی ہے کہ جب آپ سنتے ہیں کہ دین اسلام موسیقی کو حرام کرتا ہے تو یہ ایک پیچھے رہنے والا دین محسوس ہوتا ہے!!

اگر ان جملوں اور عبارت کو لکھنے سے قبل آپ اس پر غور و فکر کر لیتے اور سوچ لیتے تو آپ اپنے ہاتھ سے کبھی بھی یہ عبارت نہ لکھتے، اور نہ ہی اپنی زبان سے لکھتے، آپ نے یہ کلمات لکھ دیے ہیں، اور پھر انہیں ای میل میں ارسال بھی کر دیا ہے، تو اس لیے اللہ تعالی نے مسلمان شخص پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں جو نصیحت کرنی واجب اور فرض قرار دی ہے، اس کو سامنے رکھتے ہوئے، اور کتمان علم والی حدیث کو بھی سامنے رکھتے ہوئے کہ شریعت مطہرہ نے علم چھپانا حرام قرار دیا ہے کچھ پند و نصائح کرنا ضروری ہیں:

1 ـ رہا موسیقی کا مسئلہ تو اس کے متعلق گزارش ہے:

موسیقی ہماری شریعت اسلامیہ میں حرام ہے، اور اس کا سننا جائز نہیں، نہ تو موسیقی کے آلات استعمال کرنے جائز ہیں، اور نہ ہی اس کے سر اور آواز سننی جائز ہے، سب اہل علم جن میں آئمہ اربعہ (امام مالك، امام ابو حنیفہ، اور امام شافعی، اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ) شامل ہیں نے اسے حرام کہا ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میری امت میں کچھ لوگ ایسے آئینگے جو زنا اور ریشم اور شراب اور گانے بجانے کو حلال کر لینگے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5590).

اور علامہ البانی رحمہ اللہ کی کتاب السلسلة الاحادیث الصحیحة حدیث نمبر (91) بھی دیکھیں.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تو یہ حدیث گانے بجانے کے آلات کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، اور المعازف اہل لغت کے ہاں آلات لہو کو کہا جاتا ہے، اور یہ اسم ان سب آلات کو شامل ہے "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (11 / 535).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

" یہ علم میں رکھیں کہ قرون ثلاثہ الاولی جو سب سے افضل تھے جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" سب سے بہتر اور افضل میرا دور ہے جس میں مجھے مبعوث کیا گیا ہے، پھر ان لوگوں کا دور جو اسکے ساتھ والا ہے، اور پھر ان کا دور جو ان کے ساتھ والوں کا ہے "

اس میں نہ تو سرزمین حجاز میں اور نہ ہی شام اور یمن میں اور نہ مصر اور مغرب میں، اور نہ ہی عراق و خراسان کے علاقوں میں اہل دین، اور تقوی و زہد اور پارسا و عبادت گزار لوگ دل کی اصلاح کے لیے اس طرح کی بدعتی محفل سماع میں شریك اور جمع ہوتے تھے، اسی لیے امام احمد وغیرہ نے اسے پسند نہیں کیا، حتی کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے تو اسے زندیقوں کی ایجاد میں شامل کیا ہے ان کا قول ہے:

" میرے بعد بغداد میں زنادقہ نے ایك ایسی بدعت ایجاد کر لی ہے جسے وہ التغبیر (محفل ذکر) کا نام دیتے ہیں، وہ اس کے ساتھ لوگوں کو قرآن مجید سے روک رہے ہیں " اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی (10 / 77).

مزید فائدہ اور تفصیلی معلومات کے لیے آپ سوال نمبر (5000) اور (5011) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور جب بانسری جو کہ آلات لہو لعب یعنی گانے بجانے کے آلات میں سب سے ہلکا ترین درجہ رکھتی ہے یہ حرام ہے تو پھر اس سے زیادہ درجہ میں بڑھ کر ہو مثلا سارنگی، ڈھول اور باجا وغیرہ کی حالت کیا ہو گی، اور تھوڑا سا بھی علم رکھنے والے شخص کے شایان شان نہیں کہ وہ اس کی حرمت میں کسی توقف کا اظہار کرے، تم اس میں کم از کم یہ ہے کہ یہ چیز فاسق اور شرابی قسم کے لوگوں کی علامت اور شعار ہے "

دیکھیں: اغاثۃ اللھفان (1 / 228).

2 ـ اور آپ کا یہ کہنا کہ:

آپ کی زندگی میں یہ سب سے افضل اور بہتر ہے: آپ کی اس کلام سے بہت تعجب ہوتا ہے، اگر یہی بات ہے تو پھر آپ قرآن مجید کے متعلق کیا کہتے ہیں ؟ اور آپ کا قرآن مجید کے بارہ میں کیا خیال اور رائے ہے ؟

اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے متعلق کیا سوچ رکھتے ہیں ؟ آپ کسی انسان اور بشر کی کلام کو اللہ تعالی کی کلام پر کس طرح فضیلت دے رہے ہیں ؟

اور آپ نے یہ رائے کیسے قائم کر لی کہ آلات موسیقی ہی آپ کے نفس اور آپ کے دل و جان اور عقل کے لیے اللہ تعالی کی کلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی افضل ہیں ؟

یہ علم میں رکھیں ۔ اللہ تعالی آپ کو ہدایت دے، اور آپ کو بصیرت کو روشن کرے ۔ کسی بھی مومن شخص کے دل میں رحمن و رحیم مالك الملك کا قرآن مجید اور شیطانی روایات گانا بجانا دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے، اور اصل میں بات یہ ہے کہ آپ کو اپنی زندگی میں افضل اور بہترین چیز موسیقی اس لیے لگ رہی ہے کیونکہ آپ رحمن و رحیم اللہ مالك الملك کے قرآن سے محروم ہیں، آپ یہ علم میں رکھیں کہ شیطان مردود نے آپ کو قرآن مجید سے دور کر کے اور روکنے کے بعد ہی آپ کی زندگی اور دل میں گانا بجانا اور موسیقی کو مزین کیا ہے، اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے دل کی جلد اصلاح کریں، اور جس کام میں لگ چکے ہیں اس سے رجوع کرتے ہوئے واپس آ جائیں، اور اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے موسیقی کو چھوڑ کر اپنے دل کو اللہ کی کلام سے منور کرتے ہوئے مضبوط کریں، اپنے نفس کو اللہ تعالی کے احکام کے سامنے مطیع کر کے جھکا دیں.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" مقصود یہ ہے کہ: حرام کردہ گانا بجانا اور موسیقی شیطان کا قرآن ہے، جب اللہ کے دشمن شیطان مردود نے چاہا کہ وہ باطل قسم کے لوگوں کے دلوں کو اس گانے بجانے کی طرف لائے اور ان کے دلوں میں اسے بٹھائے تو اس نے اسے مختلف قسم کی سریلی آواز اور آلات موسیقی سے مزین کیا، اور یہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی کیا کہ یہ سب کچھ ایك خوبصورت عورت کی جانب سے ہو، یا پھر خوبصورت لڑکے سے، تا کہ اس کے اس قرآن کو لوگوں کے نفس دل و جان سے قبول کریں، اور اللہ تعالی کی کلام مجید قرآن مجید کا عوض بنے "

دیکھیں: اغاثۃ اللھفان (1 / 254).

3 ـ اور آپ کا یہ کہنا کہ: (آپ کے لیے یہ موسیقی نفس کو رجوع اور اس کی غلطیوں کی اصلاح میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہے) یہ چیز بھی قابل تعجب ہے، اس کلام اور عبارت کو لکھ کر کیا رجوع اور سوچ ہوئی ؟ کیا آپ نے یہ کلام لکھنے سے قبل اپنے دل سے رجوع کیا کہ: یہ چیز آپ کی زندگی کی سب سے افضل ترین چیز ہے ؟ اور کیا آپ نے یہ لکھنے سے قبل سوچا: اگر اسلام اسے حرام کرتا ہے تو یہ دین پرانا اور پیچھے رہنے والا ہے اور دقیانوسی ہے ؟

کیا آپ نے اپنی غلطیوں اور اپنے نفس کی موسیقی کے ساتھ اصلاح کرتے ہوئے کبھی وقت پر پابندی سے نماز ادا کی ہے، اور نفلی روزے رکھے ہیں، اور رات کو جب سب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو کیا رات کو اٹھ کر تہجد اور نوافل ادا کیے ہیں ؟

اور کیا آپ نے اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کی ؟

اور کیا کبھی اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا ؟

اور آپ نے شرعی علم کے حصول کی کوشش میں اپنا وقت صرف کیا یا کہ صرف موسیقی ہی سنتے رہے الخ .؟

ہم یہ بات یقین اور پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ موسیقی نے کبھی بھی ان مسائل میں آپ کی مدد و تعاون نہیں کیا، اور ان امور میں سے اگر آپ نے کچھ پر عمل کیا بھی ہو گا تو اس کا سبب موسیقی نہیں.

اور آپ یہ بھی جان لیں کہ موت اور قبر کا فکر رکھنا اور اس کی سوچ رکھنا، اور اللہ تعالی کے ساتھ ملاقات، اور اللہ نے گنہگاروں کے لیے جو سزا تیار کی ہے اس پر غور و فکر کرنا مسلمان شخص کے لیے اپنے نفس کی طرف بار بار مراجعہ کرنے کا باعث بنتا ہے، اور اس کی زندگی کو صحیح اور درست کر کے اس کو افضل حالت کی طرف لے جاتا ہے، اور اس کی غلطیوں اور اس کی زندگی میں غلط کاموں کو مٹا کر رکھ دیتا ہے.

اور آپ یہ یقین کے ساتھ جان لیں کہ اگر آپ کی بات میں کچھ تھوڑی سی بھی حقیقت ہوتی اور اس کا کچھ حصہ بھی حقیقت شامل ہوتا تو آپ دیکھتے کہ یہ موسیقی کے دلدادہ لوگ اسے سننے اور بجانے والے لوگوں میں اخلاقی اور خلقی طور پر افضل اور بہتر ہوتے، تو کیا واقعتا ایسا ہی ہے ؟ !

4 ـ اور آپ کا اسلام پر یہ تہمت لگانا کہ: جب آپ کسی ایک شخص سے سنتے ہیں کہ اسلام موسیقی کو حرام کرتا ہے تو آپ اسلام کو دقیانوسی اور پیچھے رہنے والا اور پرانا دین خیال کرتے ہیں، تو آپ کی کلام اور لکھنے والے کلمات میں سب سے زیادہ خطرناک چیز ہے، آپ نے اوپر کی سطور میں اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پڑھا بھی ہے اور اس سلسلہ میں سب علماء کرام جن میں آئمہ اربعہ بھی شامل ہیں کا قول بھی پڑھا ہے، تو اس کے بعد آپ کو یہی چاہیے کہ آپ اپنے رب تعالی کا مطیع و فرمانبردار بن جائیں، اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے والے بن جائیں، اور اپنے سے قبل خیر و بھلائی، اور علم عمل اور اطاعت و فرمانبرداری کے پہاڑ صحابہ کرام اور تابعین عظام اور ان کے بعد دین کے طریقہ پر چلنے والے بن جائیں، آپ اپنے اور اللہ تعالی کے حکم کے درمیان کس طرح مقارنہ اور موازنہ کر رہے ہیں ؟

اور آپ کس طرح وہ راہ چھوڑ کر کسی اور راہ کی طرف چل نکلے ہیں جس راہ پر سب سے بہترین لوگ چلے، اور آپ نے ایسا راہ اختیار کیا ہے جو بالکل ان کے مخالف ہے، اور صالحین میں سے کسی ایک نے بھی اس راہ کو اختیار نہیں کیا ؟

اور یہ بھی جان لیں کہ اللہ تعالی کا دین کسی ایک کی بھی خواہش کے تابع نہیں، اور اللہ تعالی ہی وہ ذات ہے جس نے اس جہان اور سب لوگوں کو پیدا فرمایا ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کو علم ہے کہ ان کی زندگی و آخرت کی اصلاح

کس چیز میں ہے، تو اللہ سبحانہ و تعالی نے اسی چیز کا انہیں حکم دیا ہے جس میں ان کے لیے دونوں جہانوں میں خیر و بھلائی ہے.

سوم:

ہم خوش ہیں کہ آپ اس دین کے داعی حضرات میں بن جائیں، اور آپ نمازیوں اور روزہ داروں میں سے ہو جائیں، لیکن ہم آپ کا بھلا چاہا، تو جو بھی نصیحت کی ہے اس میں آپ کے لیے خیر و بھلائی ہے، آپ اللہ کی عبادت اور دین اسلام کی دعوت جاری رکھیں، اور اس کے ساتھ ساتھ معصیت و گناہ سے اجتناب کریں، اور ان موسیقی کے آلات سے بھی احتراز کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں استعمال ہونے والی فحش کلام اور غلط گانوں سے پرہیز کریں، کیونکہ گانا بجانا دل میں نفاق پیدا کر کے اسے بیمار کر ڈالتا ہے، اور نہ ہی خیر و بھلائی کی راہنمائی کرتا ہے، اور نہ ہی شر و برائی سے روکتا ہے، بلکہ اس کے برعکس یہ گانے تو محبت و عشق اور حرام ملاقات کی دعوت دیتے ہیں، اور اگر یہ آلات ان غلط قسم کے کلمات سے خالی بھی ہوں تو بھی دل کو بیمار کر کے رکھ دیتے ہیں، اور اس کی اصلاح نہیں کرتے.

اور اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ کے لیے اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز بنائی ہے اور وہ اللہ کی کتاب عظیم قرآن مجید ہے، جو اللہ عز و جل کی کلام ہے، اس نے اس میں کلام کی ہے، آپ اسے پڑھیں، اور اس قرآن مجید کو ایسے قراء کرام سے سنیں جنہیں اللہ تعالی نے بہت اچھی آواز سے نوازا ہے تو آپ اس کے بعد اپنی زندگی اور دل میں بہت زیادہ فرق دیکھیں گے.

کئی کفار کو اللہ تعالی قرآن مجید کی آیات کی تلاوت سننے پر ہدایت سے نوازا ہے، کسی اور سے قبل تو آپ اس ہدایت کے زیادہ مستحق اور اولی ہیں.

اور آپ وہ مباح نظمیں اور ترانے سن سکتے ہیں، جن میں اچھی اور بہتر کلام ہو، اور حکمت و نصیحت بیان ہوئی ہو، اور آپ کو یہ بھی حق ہے کہ آپ ان پرندوں اور موج کی آواز سے انس حاصل کریں جنہیں اللہ نے پیدا فرمایا ہے، تو جو آوازیں اللہ نے پیدا کی ہیں ان سے آپ کے دل کو راحت ملےگی، نہ کہ ان آلات موسیقی کے استعمال سے جن کا استعمال شریعت مطہرہ نے حرام کیا ہے.

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی مایہ ناز کتاب " اغاثۃ اللھفان من مصائد الشیطان " میں گانے بجانے کے متعلق تفصیلا کلام کی ہے، آپ اس کتاب کو پڑھنے کی کوشش کریں، ان شاء اللہ آپ اس میں وہ کچھ پائینگے جس سے آپ کو خوشی حاصل ہو گی.

اور آخر میں ہم یہ گزارش کرینگے کہ:

آپ کے لیے سب سے بہترین وصیت اللہ تعالی سے تقوی اختیار کرنے کی وصیت ہے، اور آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ صحیح جگہوں اور منبع سے علم حاصل کریں، اور قرآن مجید کی تلاوت کریں، اور بہتر اور اچھے قاریوں کی قرآت سنیں، اور آپ اللہ تعالی سے گڑ گڑا کر دعا مانگیں کہ وہ آپ کے حال اور دل کی اصلاح فرمائے.

اللہ تعالی آپ کو ہر خیر و بھلائی سے نوازے، اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

واللہ اعلم .